www.novelsclubb.com
خوابیدہ
از جویریہ عمران

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842l8

خوابیدہ

ازقلم

جویریہ عمران

www.novelsclubb.com

اُسکے کان سائیں سائیں کر رہے تھے آس پاس کی کوئی آواز اُسے سُنائی نہیں دے رہی تھی۔ کیا وقت کسی پر اتنا ظالم ہو سکتا ہے؟ ارد گرد کے تمام نفوس کو اُس کے زندہ ہونے پر بھی شک ہو رہا تھا۔ وہ ساکت تھا بلکل ساکت جیسے آنکھوں کے سارے آنسو خشک ہو چکے ہوں جیسے کثرتِ گریا نے اُسکے آنسو خشک کر دیے ہوں۔ کیوں ہر دفعہ وہی کیوں؟ کونسے رازوں سے مزید پردہ اُٹھنا باقی تھا ابھی؟

-------------ایبٹ آباد کی سنہری صبح میں فرہاد ولا جو کہ ہمیشہ خاموش رہتا تھا آج اُسکی گہما گہمی سے اس بعد کا اندازہ ہو رہا تھا کہ سید کُمیل حیدر کے ہاں سب ناشتے پر مدعو ہیں۔ سب ناشتے کی میز پر سب گپ شپ کر رہے تھے۔

کُمیل نے ایک چور نِگاہ اپنے ساتھ بیٹھے دائِس پر ڈالی کُمیل کا اُسکا یوں بیٹھنا کہاں برداشت ہو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

اوئے میری محبوبہ کیا ہوا ہے؟

کُمیل کے ایسے مخاطب کرنے سے سب کے چہروں پر دبی دبی ہنسی آئی تھی۔

تیری محبوبہ کو اپنی محبوبہ کی یاد آرہی ہے۔

عرشام اور ضوفی نے اپنا حصہ ڈالنا نیکی سمجھا تھا۔

تیری بے وفائی نے مجھے کہیں کا نہیں چھوڑا دائس۔

اور یہاں کُمیل کی سستی ایکٹنگ شروع ہو چکی تھی۔

بے چارہ دائس اُنہیں آنکھیں دکھانے کے علاوہ کر بھی کیا سکتا تھا۔

ناشتے سے واپسی پر ضوفی الشاں کو باہر سڑک پر روتا ہوا دیکھ کر عرشام پلک جھپکتے میں ضوفی کے پاس پہنچا ضوفی کے آنسو اُسے تکلیف دے رہے تھے عرش کو۔۔۔

کیا ہوا ہے بی کیوں رو رہی ہو؟ اُس نے پریشانی سے پوچھا

(عرشام کی عادت تھی وہ بچپن سے ضوفی کو بی کہتا تھا اُس کی وجہ یہ تھی کہ بچپن میں جب عرش صحیح سے بول نہیں پاتا تھا تو اُس کے منھ سے ضوفی کے لئے بلی کی جگہ بی نکلتا تھا اور تب سے ہی وہ ضوفی کو بی کہتا ہے)

ضوفی نے آنکھوں میں آنسو لئے سڑک کے کنارے ایک مرے ہوئے پرندے کی طرف اشارہ کیا۔

www.novelsclubb.com

عرشام کو پل کے ہزارویں حصے میں ساری بات سمجھ آگئی تھی۔

وہ فوراً ضوفی کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا اور اُس کے آنسو صاف کرنے لگا کہ ضوفی نے اُسے اچانک دھکا دیا

عرش اس حملے کے لئے تیار نہیں تھا اس لئے فوراً زمین بوس ہو گیا

پیچھے ہٹو عرش میرا لائنر کیوں خراب کر رہے ہو۔

عرش کا دِل کیا کہ اپنا سر پِیٹ لے وہ کیسے بھول گیا تھا کہ ضوفی میک اپ کی شیدائی ہے۔

اس سے پہلے وہ لائنر خراب ہونے پر موڈ خراب کرتی عرش نے اُس کو لے کر گھر کی راہ لی۔

-------------میں نے کہا تھا ماں اور آغا جان سے کہ مت کریں ایسے میرا نکاح مرینہ سے میں خوش نہیں رہوں گا اُس کے ساتھ ابراہیم۔

اسماعیل بھائی اب جو ہونا تھا ہو گیا مرینہ بھابھی آپ کی عزت ہیں، ذمہ داری ہے اپنی ذمہ داری احسن طریقے سے سرانجام دیں میں نہیں چاہتا کہ آپ کی وجہ سے میرے اور مرجینہ کے رشتہ پر اثر پڑے۔

وقت کسی کی لئے نہیں رُکتا اپنی رفتار سے چلتا ہے۔اسماعیل صاحب کے گھر کو اللہ نے رحمت سے نوازا تھا، اُن کی بیٹی عبیر، جس کی پیدائش پر اسماعیل صاحب نے اپنی تلخ باتوں سے مرینہ کا دل چھلنی کر دیا لیکن وہ پھر بھی خاموش رہیں اور ہر چیز کو برداشت کر گئیں۔

www.novelsclubb.com

مرینہ کو اللہ نے مزید چار اولادوں سے نوازا، بالاج، پلوشہ، پہلاج اور ذوفشاں۔۔۔۔ مرینہ اور اسماعیل کی مزید نہ نبھ سکی جس کے نتیجے میں اُن کی علیحدگی ہوگئی۔ شوہر سے جدائی نے مرینہ کو بہت دُکھ پہنچایا۔

طلاق کے بعد مرینہ میکے کی بجائے بچوں کے مضبوط مستقبل کے لئے ایبٹ آباد ابراہیم اور اپنی بہن مرجینہ کے پاس آ گئیں (بلاج اپنی فیملی کے ساتھ اسماعیل صاحب کے پاس رک گیا تھا) ابراہیم صاحب اور مرجینہ کو اللہ نے دو بیٹوں صیام، عرشام اور بیٹی اِلساء تھے۔ ابراہیم صاحب کے سب سے چھوٹے بھائی شاہ محمد اپنی بیوی اور تین بیٹوں دائم، دائس اور سعد کے ہمراہ وہی رہتے تھے۔۔۔۔ ابراہیم صاحب کا پورشن اوپر جبکہ باقی دونوں خاندان نیچے رہتے تھے۔

سب بچے زور زور سے ہنس رہے تھے اور وہ ڈرا سہا انہیں دیکھ رہا تھا جیسے آج تک وہ زندگی کو ایسے ہی دیکھتا آیا تھا۔ کون سا ظلم تھا جو اُس پر نہیں ہوا تھا؟

سب بچے اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ چکے تھے۔ کلاس ٹیچر اُس بچے کو اٹھا کر آگے تین بچوں کے ساتھ بٹھا دیا۔ اُن تینوں کے چہروں کو دیکھ کر لگ رہا تھا کہ اُنہیں اُس کا یوں اُن کے ساتھ بیٹھنا سخت ناگوار لگ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

کُمیل اُن کی اپنی طرف اُٹھنے والی نظروں کو بھانپ رہا تھا۔

ذوفشاں، عرشام اور دائس کمیل کو پہلے سے جانتے تھے کیونکہ کُمیل ان کے گھر کے سامنے اپنے بابا کے ساتھ رہتا تھا۔

سکول میں روز ٹکراؤ کے باعث اُن کی کمیل کے لئے ناپسندیدگی، پسندیدگی میں بدل چکی تھی۔

-------------وہ جو کوئی بھی تھی انتہائی خوبصورت تھی، سفید رنگ کہ ہاتھ لگانے سے بھی ڈر لگتا تھا۔ گھنی پلکوں میں چھُپی آنکھیں اس وقت بہت اُداس تھی۔

ارے ایمن کیوں اُداس ہو رہی ہو؟ مر و ر تو نہیں رہی بس دوسرے شہر ہی شفٹ ہو رہی ہو تم۔۔۔

ایمن کی دوست انساء جو کب سے ایمن کا موڈ ٹھیک کرنے کی کوشش کر رہی تھی بلا خر بول پڑی۔

www.novelsclubb.com

ایمن کے والد جاوید صاحب کام کے سلسلے میں کراچی سے ایبٹ آباد شفٹ ہو رہے تھے، ایمن کی اُداسی کی وجہ یہی تھی۔

شاید دوستوں سے بچھڑنے کا احساس ہی ایسا ہوتا ہے۔

لیکن میں تم سب کے بغیر کیسے رہوں گی؟ایمن نے انساء کی بات کا جواب دیا

بھئی کیا ہو گیا ہم ملتے رہیں گے یار میں تمہیں روز فون کروں گی۔

ایمن کے اُداس چہرے پہ ایک دم سے چمک آگئی۔

تم پکا کرو گی ناں روز فون؟

ہاں بھئی کروں گی،اب خوش؟انساء نے اُسے گلے لگاتے ہوئے کہا۔

چلو اس بات پہ پارٹی ہو جائے انساء۔ایمن جوش سے بولی تو انساء ہنس پڑی۔اُن سب نے ایک get together پلان کیا تھا جس کے بعد ایمن اپنی منزل کی جانب بڑھنے والی تھی۔

ناجانے کیا کیا تھا اس سفر میں؟

سلطان ہاوس میں اس وقت سب ناشتے کی میز پر موجود تھے۔سلطان صاحب بار بار کچھ نہ کچھ اپنی بیٹی کی پلیٹ میں رکھ رہے تھے۔

حریم بیٹا صحیح سے ناشتہ کرو۔سلطان صاحب کو اپنی اکلوتی بیٹی حریم سلطان سے بے تحاشہ محبت تھی۔وہ اُنکی آنکھ کا تارا تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

بابا فکر مت کریں ٹھیک سے ناشتہ کر رہی ہوں۔ حریم نے اپنے ازلی دھیمے لہجے اور خوبصورت آواز کے ساتھ جواب دیا۔

وہ ایسی ہی تھی بہت خوبصورت، گہری آنکھوں والی، لمبا قد اور حسین نقوش بلاشبہ وہ بہت خوبصورت تھی۔۔۔

وہ ناشتہ کرنے میں مصروف تھی کہ

اُسکے فون پر میسج آیا جسے پڑھتے ہی اُسکے چہرے پر خوشی کی چمک در آئی، آتی بھی کیوں نا، اُس کی عزیز جان دوست کا میسج جو آیا تھا جس کا نام اُسنے Panadol کے نام سے سیو کیا ہوا تھا، اُسی وقت فون بجنا شروع ہو گیا حریم نے مسکراہٹ کے ساتھ فون اُٹھا کر کان کے ساتھ لگایا اور دوسری طرف اُسکی پیناڈول یعنی ایمن کی زوردار چیخ سُنائی دی۔

ایمی کیا کر رہی ہو؟ کان پھاڑنے کا ارادہ ہے کیا؟

ارے تم ایسے کیوں بول رہی ہو میں نے تمہیں ایک خوشخبری سُنانے کے لیے فون کیا تھا اور تم نے میرا دل توڑ دیا پُشپا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ایمن نے اپنے ازلی ڈرامائی انداز میں بولا۔

اچھا زیادہ ایکٹنگ نہیں بتاؤ کیا بات ہے؟ حریم نے تجسس سے پوچھا

تمہیں تنگ کرنے میں مزہ آتا ہے کیونکہ تم اتنی دُور سے مجھے مکا نہیں مار سکتی۔

اب آپ ارشاد کریں گی کہ کیا بتانا تھا؟ حریم نے بہت تحمل سے پوچھا

ہم ایبٹ آباد شفٹ ہو رہے ہیں۔۔۔ ایمن نے پُرجوش لہجے میں بتایا

کیاااااااا۔۔۔۔۔ تم پاگل ہو ایمی تم ایبٹ آباد آرہی ہو اور تم مجھے اب بتارہی ہو؟ میں بہت بہت زیادہ خوش ہوں۔۔۔ حریم کی خوشی کا اندازہ اُسکی آواز سے باخوبی لگایا جاسکتا تھا۔۔۔

بس کر پگلی رُلائے گی کیا؟ ایمن نے نقلی آنسو صاف کرتی ہوئے کہا

حریم، ایمن کی اس بات پر ہنس پڑی، اچھا میں فون رکھتی ہوں ابھی ماما اور بابا کو بھی بتانا ہے۔

۔۔۔فی امان اللہ

اوکے حریم! فی امان اللہ

یہ دونوں دوستیں ایسی ہی تھیں دور رہ کر بھی ایک دوسرے کے قریب، حریم، ایمن سے بہنوں جیسی محبت کرتی تھی۔۔۔ ایمن کے دل میں حریم کے لیے بھی ایسی ہی محبت تھی۔۔۔

---

www.novelsclubb.com

-------------ایبٹ آباد کی خوبصورت شام میں بریگیڈیر فرہاد لان میں اپنے بیٹے کے ساتھ قہوے کا مزہ لے رہے تھے۔۔۔۔۔

میرے شیر کیا چل رہا ہے آج کل؟ طبیعت ٹھیک رہتی ہے؟

(فرہاد صاحب کے بیٹے کو بچپن سے ایستھما کا مسئلہ تھا چونکہ قہوہ ایستھما پیشنٹس کی صحت کے لیے اچھا ہوتا اس لیے یہ اُن کی روٹین میں شامل تھا)

کچھ خاص نہیں بابا بس پڑھائی میں مصروف ہوں اور طبیعت بھی بہت بہتر ہے۔

تم اداس کیوں لگ رہے ہو؟

فرہاد صاحب نے بیٹے کے چہرے کا بغور جائزہ لیتے ہوئے کہا

بابا جان مجھے اُن کی یاد آتی ہے۔۔۔ بابا جان وہ کیوں چلی گئیں۔۔۔ وہ مجھے اکیلا چھوڑ کر کیوں گئیں۔۔۔ اُنہیں میرے بارے میں سوچنا چاہیئے تھا۔۔ اس سب کے باوجود میں نے ماں سے بہت محبت کی ہے بابا۔۔۔

وہ بہت اُداس لگ رہا تھا۔۔۔ اُداسی اُس کے ہر لفظ سے جھلک رہی تھی۔۔۔

اپنی ماں کے اس راز نے اُسے توڑ کر رکھ دیا تھا لیکن وہ اُن سے پھر بھی بہت محبت کرتا ہے۔۔۔۔۔

بہت جلد سید کمیل حیدر کے لئے بھی ایک مسیحا آنے والا تھا، جو اُسے اُس کے اندھیروں سے بہت دُور لے جائے گا۔۔۔ لیکن آخر کب؟؟؟

تمہارے بابا تمہارے لیے کچھ نہیں ہیں کمیل؟

باپ کے ایسے کہنے پر وہ تڑپ اُٹھا تھا۔۔۔۔

بابا یہ کیا کہہ رہے ہیں میرا سارا جہاں آپ سے ہے آپ کے بغیر سید کُمیل حیدر کچھ بھی نہیں ہے، خاک ہے۔۔۔

تو میرے شیر اُداس مت ہوا کرو۔۔اللہ سے بہتری کی اُمید رکھا کرو

ویسے بھی میری چھُٹی ختم ہونے والی ہے اور پرسوں واپسی کے لئے نکلنا ہے۔۔۔

لمحوں میں سید کمیل حیدر کا چہرا تاریک ہو گیا۔۔اُسکے بابا کا جانا ہمیشہ اُس کا دل خالی کر دیا کرتا تھا

لیکن ابھی تو آپ آئے تھے بابا۔۔۔

بس بیٹا ضروری کام ہے ورنہ اپنے شیر کو ہرگز چھوڑ کر نا جاتا

آپ کا شیر بڑا ہو چکا ہے آپ تسلی سے جائیں میں آپ کی واپسی کا انتظار کروں گا۔۔۔کُمیل نے جلد ہی اپنے تاثرات پر قابو پا کر کہا

وہ کیا بتاتا کہ خالی گھر سے اُسے خوف آتا تھا۔۔۔

یہ ہوئی نا بات میرا شیر پُتر

ڈارک براؤن آنکھیں، خوبصورت نقوش، دراز قد بے شک وہ بہت وجیہہ مرد تھا۔۔یہ ہے سید کمیل حیدر، ہنستا مسکراتا کُمیل، بیک وقت اپنے اندر بہت سے طوفانوں سے لڑ رہا تھا، اس کا کل جہاں اس کے بابا اور اُس کے عزیز جان دوست تھے۔۔۔جن سے دُوری کا خیال اُس کے لیے سوہانِ روح تھا۔۔۔

لیکن کچھ رشتے ایسے ہوتے ہیں جن کی کمی ہمیشہ محسوس ہوتی ہے چاہے ہم محسوس کرنا چاہیں یا نا۔۔۔۔وہ رشتہ سید کمیل حیدر کے لئے اُس کی ماں کا تھا۔۔۔

ماضی:

پورا ابراہیم ہاؤس اس وقت روشنیوں میں نہایا ہوا تھا ایسا لگ رہا تھا کہ رنگوں کا سیلاب آیا ہو۔۔۔

آج ابراہیم صاحب کے لاڈلے عرشام اور مرینہ کی لاڈلی ذوفشاں کا نکاح ہو رہا تھا۔

بچپن کے اس نکاح نے اُنہیں تا عمر ایک دوسرے کے ساتھ باندھ دیا تھا، دو دوست آج ایک مضبوط ڈور سے بندھ گئے تھے۔۔۔

ہر طرف خوشی کا سماں تھا۔

صیام ابراہیم اور پلوشہ اسماعیل کے بعد آج عرشام اور ذوفشاں ہمیشہ کے لیے ایک ہو گئے تھے۔۔۔

www.novelsclubb.com

-------------چاچو مجھے ماما پاس جانا ہے

ارے بیٹا! ادھر میرے پاس بیٹھو ماما پاس بعد میں چلی جانا، اُس کا ہاتھ مسلسل بچی کے جسم پر رینگ رہا تھا۔

ذوفی تم یہاں کیا کر رہی ہو؟عرش کے پوچھنے پر اُسنے رونا شروع کر دیا

کچھ نہیں بیٹا ابھی باہر سے آئی تھی تو ڈری ہوئی تھی میں تو بس پوچھ رہا تھا۔۔

عرشام جو کافی دیر سے یہ سب دیکھ رہا تھا اب کی بار زور سے دھاڑا تھا بے شک وہ عمر میں چھوٹا تھا لیکن اُس کی دھاڑ سے ہر طرف سکوت چھا گیا تھا۔۔۔۔۔

ذوفی میں نے پوچھا تم یہاں کیسے آئی اور کیا کر رہی ہو یہاں؟

چاچو مجھے بیڈ ٹچ کر رہے تھے عرش۔۔۔ذوفی نے روتے ہوئے جواب دیا

عرش نے ذوفی کا ہاتھ پکڑ کر اپنے پیچھے کیا

سب گھر والے اکٹھے ہو چکے تھے،ذوفی نے زارو قطار رونا شروع کر دیا تھا

عرش نے اُسے ایک جگہ بٹھا کر پانی پلایا اور کہا:

بی! تمہیں بیڈ ٹچ اور گُڈ ٹچ کے درمیان فرق پتا ہے نا؟جب کوئی بیڈ ٹچ کرے تو وہاں سے چلے جانا چاہیے یا کسی کو بُلا لینا چاہئے تم نے ایسا کیوں نہیں کیا بی؟

www.novelsclubb.com

میں ڈر گئی تھی عرش وہ آنسو آنکھوں میں بھرے بولی

رو یا مت کرو بی تمہاری آنکھوں میں آنسو مجھے تکلیف دیتے ہیں،تم تو میری بہادر دوست ہو نا۔۔۔

ذوفی نے اُسکی بات پر سر اثبات میں ہلا دیا

اتنی دیر میں ابراہیم صاحب نے اپنے چھوٹے بھائی کو وہاں سے جانے کا حکم دے دیا، دائس کے بابا شاہ محمد کا بھی یہی فیصلہ تھا۔۔۔۔

عامر صاحب اپنے کئے پر شرمندہ تھے اس لیے کچھ کہے بنا وہاں سے چلے گئے۔۔۔

(لڑکیوں کے لیے اِس چیز کی آگہی بہت ضروری ہے۔ کوئی بھی اِس بات پر سے انکار نہیں کر سکتا کہ جنسی ہراسانی ایک مستقل اور وسیع مسئلہ ہے، یہ بہت سی چیزوں کو متاثر کرتا ہے، کوئی بھی مدافعتی نہیں۔۔۔۔)

--------------آج:

دائس تم کل کالج بھی نہیں آئے اور میرے میسیجز کا جواب بھی نہیں دے رہے تھے؟

عائشہ نے دائس کے آتے ہی سوالات کی بھرمار کر دی۔۔۔۔۔

دائس نے مدد طلب نگاہوں سے اپنے دوستوں کی جانب دیکھا، جنھوں نے فوراً نظریں پھر لیں جیسے وہ تینوں وہاں تھے ہی نہیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

دائس نے دل ہی دل میں بیک وقت انہیں بہت سی گالیوں سے نوازا تھا۔۔۔

عائشہ دراصل میری طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی۔۔۔ دائس نے نا آنے کی وجہ بیان کی

بہانے کیوں بنا رہے ہو سیدھا سیدھا بول دو نا کہ نہ میرے سے بات کرنے کا دل کرتا ہے اور نہ باہر لے کے جانے کا۔۔۔

وہ اپنی کہہ کر رُکی نہیں چلی گئی تھی۔۔۔

ایسا تو ہوتا ہے پھر ایسے کاموں میں۔۔۔ عرش نے بھی اپنا حصہ ڈالا تھا

دائس، عائشہ صحیح تو کہہ رہی ہے۔۔۔ ذوفی نے دائس کو مخاطب کیا

ذوفی یار تم سب کو پتا ہے کہ میں اُس سے محبت کرتا ہوں، کیا اب مجھے ثابت بھی کرنا پڑے گا؟

ہائے میرے گردے میں ہارٹ اٹیک آگیا ہے، میری محبوبہ میرے سامنے کسی اور سے محبت کا اظہار کر رہی ہے سوری کر رہا ہے۔۔۔ کُمیل کہاں پیچھے ہٹنے والا تھا اپنی سستی ایکٹنگ دکھانا تو لازمی تھا۔۔۔

بکو مت۔۔۔ دائس نے چڑ کر کہا

ویسے بات صحیح ہے آدھا کالج عائشہ پر رشک کرتا ہے کہ اُسے دائس نے ایکسیپٹ کیا ہے

www.novelsclubb.com

۔۔۔ سب نے ذوفی کی بات پر اتفاق کیا

دائس تھا بھی ایسا کم گو، بے شک اُسکا رنگ سانولا تھا لیکن ہر ایک کو کھینچنے کی مہارت رکھتا تھا لیکن دائس نے دل دیا بھی تو کسے دیا جسے اُسکے دل کی قدر نہیں تھی۔۔۔ دائس کمال کا سنگر بھی تھا آدھا کالج اُسکی آواز کا فین تھا۔۔۔۔

دائس عائشہ کو بہت پسند کرتا تھا۔۔اُن کی پہلی ملاقات کُمیل کے گھر پہ ہوئی تھی(عائشہ،آصف صاحب جو کہ فرہاد ہاوس کے کُک تھے،اُن کی بیٹی تھی)

بلاشبہ وہ بہت خوبصورت تھی۔۔۔وہ دائس کی پریسہ(پریوں جیسی) تھی،دائس کو عائشہ پریوں جیسی لگتی تھی اس لیے وہ اُسے پریسہ کہتا تھا۔۔۔دونوں کی باہمی رضامندی سے اُنکی منگنی کر دی گئی تھی۔۔۔

دائس کی خوشی کا ٹھکانہ نہ تھا اُسے کسی خواب کا گُمان ہو رہا تھا۔۔۔اُسے اُسکی پریسہ مل گئی تھی۔۔۔لیکن کچھ خوابوں کا ٹوٹنا بھی ضروری ہوتا ہے۔۔۔

-------------وہ چاروں ابھی گھر کے اندر داخل ہونے ہی والے تھے کہ اپنے گھر کے ساتھ بڑے بڑے ٹرک دیکھ کر رُک کے اور اُس سمت چلے گئے۔۔۔

ارے بھئی جلدی جلدی کرو 125 کی سپیڈ پکڑو اور جلدی سے سامان پہنچاؤ اندر۔۔۔اللہ اللہ ابھی اتنے کام باقی ہیں کہاں جاؤں کیا کروں ایک تو ہمسائے اتنے بے مروت ہیں بھلا آ کر پوچھ ہی لیتے۔ایمن جو اپنے دھیان میں بولی جا رہی تھی دائس کی آواز پر چونک کر مڑی

جی ہم آ گئے ہیں پوچھنے آپ کے ہمسائے۔۔۔وہ دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے بولا

www.novelsclubb.com

دائس کے ایسے کہنے پر جہاں ایمن شرمندہ ہوئی وہاں کمیل، عرش اور ذوفی کا قہقہہ بُلند ہوا۔۔۔

لیکن ایمن کہاں زیادہ دیر اثر لینے والی تھی فٹ بولی۔۔۔

ہاں اب آگئے ہو تو ہاتھ پیر بھی ہلادو۔

ذوفی آگے آئی اور اپنا تعارف کروایا۔۔۔

میرا نام ذوفشاں ہے پر تم مجھے ذوفی کہہ سکتی ہو اور خوشدلی سے ہاتھ ملایا۔

ایمن کو ذوفی بہت اچھی لگی تھی، وہ بہت خوبصورت تھی، سفید رنگ، بادامی آنکھیں لیکن سب سے خوبصورت اُس کے بال تھے جن میں بلونڈ شیڈ تھا۔۔۔۔۔۔

اور میرا نام ایمن ہے آپ مجھے جو مرضی کہہ سکتی ہیں۔

سیاپا کوئن دائس منہ ہی منہ میں بڑبڑایا۔۔۔۔

ذوفی نے باقیوں کا تعارف بھی کروایا، یہ کمیل ہے، یہ دائس اور یہ عرشام عُرف عرش۔

www.novelsclubb.com

ایسے بولا نا کہ سیاں جی ہیں۔۔۔

اوئے زیادہ اوور نہیں ہو۔ عرش نے اُسے گھوری سے نوازتے ہوئے کہا

عرشام ابراہیم دراز قد کا مالک تھا، جو چیز اُس کی وجاہت میں اضافہ کرتی تھی وہ اُس کی شہد رنگ کی آنکھیں تھیں۔۔

لیکن وہ کمیل ہی کہاں جو چُپ ہو جائے

اب میں تعارف کرواتا ہوں یہ میری محبوبہ ہے دائس،اور یہ میرے ماما اور بابا کمیل نے عرش اور ذوفی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

ایمن کو بے اختیار ان کی دوستی پر رشک آیا اور آتا بھی کیوں نہ وہ چاروں تھے ہی رشک کے قابل۔۔۔۔

اب ایمن کے گھر کا منظر کچھ یوں تھا کہ وہ چاروں بڑے بڑے ڈبے اُٹھا کر اندر لا رہے تھے اور ایمن کی کہی ہوئی جگہ پر رکھ رہے تھے۔ایمن کے والد اور والدہ سے بھی اُنکا تعارف ہو چکا تھا۔

شام کے وقت سارا گھر سیٹ کر کے اُنہوں نے اپنے گھر کی راہ لی۔۔۔۔

اگلے روز کالج جا کر جو خبر اُنہیں سُننے کو ملی تھی اُسنے سب کو حیران کر دیا تھا۔

دائس۔۔۔دائس کو اپنی سانسیں رُکتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں وہ بار بار نفی میں سر ہلا رہا تھا جیسے اُسے یقین نہ آ رہا ہو۔۔۔

----

www.novelsclubb.com

بابا میں تھوڑی دیر تک آتی ہوں۔۔ حریم سکارف سیٹ کرتے ہوئے سلطان صاحب سے مخاطب ہوئی

بیٹا کریم چچا کو لیتی جاؤ نا ساتھ۔۔۔۔۔

بابا جان بس پاس تک ہی جارہی ہوں ابھی آجاؤں گی تھوڑی دیر تک۔

ٹھیک ہے بیٹا مگر جلدی آنا

اوکے باباTake Careمیں یوں گئی اور یوں آئی۔۔۔

ایبٹ آباد کی خاموش سڑکوں پر چلتے ہوئے وہ بہت گہری سوچوں میں گُم تھی

کیسے جان چھڑوائے وہ اُس سے، حریم کو ویسے ہی آژمیر کی نظروں سے الجھن ہوتی تھی، ہاں وہ اُس سے دوٹوک بات کرئے گی، نہیں کرنی اُسے کسی سے دوستی وُستی۔۔۔

آژمیر، حریم کے ساتھ یونیورسٹی میں پڑھتا تھا، وہ حریم کو مسلسل میسیجز کر کے تنگ کر رہا تھا لیکن حریم نے اُس سے دوٹوک بات کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔۔۔۔

چلتے چلتے وہ کب گھر سے دُور نکل آئی اُسے اندازہ ہی نہیں ہوا۔۔ چاروں طرف اندھیرا اور درخت ہی درخت تھے، وہ کہاں تھی؟

راستہ ڈھونڈنے کے لیے وہ آگے بڑھ رہی تھی۔۔۔ اُسے چلتے ہوئے ایک گھنٹے سے زیادہ ہو گیا تھا لیکن راستہ نہیں ملا، اُسکی گہری خوبصورت آنکھوں میں اس وقت آنسو تیر رہے تھے۔۔

کوئی ہے مم۔۔۔۔میری مدد کرو،وہ زور زور سے آوازیں لگا رہی تھی لیکن کوئی ہوتا تو سُنتا ۔۔۔۔۔

مم۔۔۔مجھے گھر جانا ہے ماما، بابا پاس۔۔۔۔وہ دھیمی آواز میں بول رہی تھی

اچانک اُسے اپنے پاس قدموں کی آواز آئی

کون ہے ؟آنے والے کی آواز میں کچھ تھا جو حریم پیچھے مڑنے پر مجبور ہو گئی۔۔

نو وارد نے جب اُسکا آنسوؤں سے لدا چہرہ دیکھا تو دو قدم آگے آیا

مجھے ممی بابا پاس جانا ہے،مجھے اُن کے پاس لے چلو۔۔۔۔وہ جلدی سے بولی

وہ اُسکی آواز پر ٹھہر سا گیا، کتنی نرم اور خوبصورت آواز تھی۔۔۔۔اُس نے کبھی کسی لڑکی پر دھیان نہیں دیا تھا لیکن کچھ تھا جو اُسے اُس لڑکی کی طرف کھینچ رہا تھا۔

چلو میں لے چلتا ہوں۔۔نام کیا ہے تمہارا؟

میرا نام حر۔۔حریم سلطان ہے

www.novelsclubb.com

حریم سلطان۔۔۔۔اُسنے زیرِ لب دھرایا

حریم اُٹھ کے اُسکے پیچھے پیچھے چلنے لگی

اپنے گھر کا اڈریس بتاؤ

حریم نے جلدی جلدی اپنے گھر کا اڈریس بتایا

کچھ دیر بعد وہ اُس کے گھر کے باہر کھڑے تھے۔۔۔

بہت شکریہ آپ کا۔۔۔۔ حریم نے اپنے مُحسن کا شکریہ ادا کرنا لازمی سمجھا

حریم کی آواز اُسے محو کر دیتی تھی، وہ اُسکی آواز میں کہیں کھو سا جاتا تھا۔۔۔وہ خود اس بات پر حیران تھا۔۔۔

آئندہ جب گھر سے نکلو تو زیادہ دُور مت جانا، آج بھی تم جہاں تھی وہاں بہت خطرہ تھا۔۔۔میں ہر روز وہاں سے نہیں گزرتا۔۔

جج۔۔جی، بس وہ اتنا ہی کہہ سکی۔۔ حریم مزید اُس کی آنکھوں میں نہیں دیکھ سکی، نظریں جُھکا گئی اور گھر کی جانب چل دی۔۔

سید کُمیل حیدر کی نظروں نے آخر تک اُسکا پیچھا کیا تھا۔۔۔

-------------گھر داخل ہوتے ہی کُمیل کا چہرہ خوشی سے چمک اُٹھا، وہ بھاگتے ہوئے فرہاد صاحب کے کمرے گیا اُس کی خوشی کا ٹھکانہ نہیں تھا اُسکے بابا آ گئے تھے۔۔۔ہاں وہ آ گئے تھے۔۔۔وہ اپنے کمرے میں موجود تھے۔۔

فرہاد صاحب جب بھی جاتے تھے تو کُمیل کے دل میں انجانہ سا خوف بیٹھ جاتا تھا، جو اُن کے آتے ہی غائب ہو جاتا تھا۔۔

باباااا۔۔۔وہ چیختے ہوئے بیڈ پر چھلانگ مار کر ان کے ساتھ لیٹ گیا

اچھا اب سونے کی ایکٹنگ نا کریں۔۔

اُسکی بات پر فرہاد صاحب ہنس پڑے۔۔۔وہ ایسا ہی تھا باپ کو دیکھ کر بچہ بن جاتا تھا۔۔

کیسے ہو میرے شیر۔۔۔کہاں تھے اتنی دیر تک

میں فٹ بابا۔۔۔میں کہیں نہیں یہیں تھا۔۔۔۔حریم کی بات وہ گھما گیا تھا

آپ نے آنے کا بتایا ہی نہیں بابا۔۔۔

اگر بتا دیتا تو تمہارا یہ بندروں والا کرتب کیسے دیکھتا

انکی بات پر کُمیل ہنس دیا

چلو شاباش اُٹھو رات بہت ہو گئی ہے۔۔جا کر سو جاؤ

نوپ۔۔میں تو یہاں ہی سوؤں گا۔۔

میں سب کو بتاؤں گا کہ تم اتنے بڑے ہو کر بھی باپ کے ساتھ سوتے ہو۔۔

بابا! جب آپ گھر پر نہیں ہوتے تو مجھے سب ویران لگتا ہے۔۔۔شہرِ خاموشاں کی خاموشی سے بھی زیادہ خوفناک لگتا ہے سب

سید کُمیل حیدر کو اپنے بابا کی آغوش میں سکون ملتا ہے۔۔

www.novelsclubb.com

اچھا سو جاؤ زیادہ ایمو شنل بلیک میل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔فرہاد صاحب نے آنکھوں میں اُمڈتی نمی کو نا محسوس انداز میں صاف کیا اور کہا۔۔

ان دونوں باپ، بیٹے کے لیے ایک دوسرے سے بڑھ کر کچھ بھی نہیں تھا، کوئی بھی نہیں۔۔ لیکن آخر کب تک خوشیاں رہتی ہیں، خوشیاں اپنے ساتھ غم بھی لاتی ہیں اور سید کُمیل حیدر کا مستقبل اُس کے لیے بہت سے غم لا رہا تھا اور ہر گھڑی وہ اُن کے قریب جا رہا تھا۔۔

اگلے روز کالج جا کر جو خبر اُنہیں سُننے کو ملی تھی اُسنے سب کو حیران کر دیا تھا۔

دائس مجھے تم سے بات کرنی ہے۔۔عائشہ نے آتے ہی اُس سے کہا

ہاں بولو پریسہ۔۔۔۔ کتنی محبت تھی اُسکے لہجے میں

میں کسی اور کو پسند کرتی ہوں میں مزید تمہارے ساتھ نہیں رہ سکتی۔۔۔

دائس۔۔۔دائس کو اپنی سانسیں رُکتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں وہ بار بار نفی میں سر ہلا رہا تھا جیسے اُسے یقین نہ آرہا ہو یا وہ یقین کرنا ہی نہیں چاہتا تھا۔۔۔اُس کے اندر کہیں کچھ ٹوٹا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

تم نے بات ہی ختم کر دی ہے عائشہ۔۔میں تمہیں نہیں روکوں گا۔۔تم آزاد ہو۔۔۔اُس نے خود کو سنبھال کر جواب دیا اور نم انکھیں لیے وہاں سے چلا گیا۔۔خواب تو پھر ٹوٹنے کے لیے ہی ہوتے ہیں۔۔۔۔

اُس دن کے بعد دائس اور عائشہ سامنا نہیں ہوا۔۔اپنے سامنے عائشہ کو کسی اور کے ساتھ دیکھنا دائس کے لئے بہت مشکل تھا۔۔۔

لیکن وہ ہر روز عائشہ کی نظریں خود پر محسوس کرتا تھا۔۔۔۔شاید یہ پچھتاوا تھا۔۔۔

اُسنے عائشہ کو اپنی جانب بڑھتے ہوئے دیکھا تا فوراً دوفی سے بُلند آواز سے مخاطب ہوا۔۔

عائشہ سے کہہ دو کہ اُسکی نظروں سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔۔عائشہ وہیں منجمد ہو گئی ،میں اب وہ دائس نہیں رہا جسے عائشہ کی ہر چھوٹی سے چھوٹی بات کی فکر ہوتی تھی،مجھے اب فرق نہیں پڑتا اور شادی مُبارک

دائس یہ کہہ کر وہاں سے چلا گیا۔۔۔عائشہ حیرت کے سُمندر میں غوطہ زن تھی اُسے یقین نہیں آرہا تھا کہ دائس نے اُسے یہ سب باتیں کہی ہیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

دائس نے کافی حد تک خود کو سنبھال لیا تھا۔وہ ٹوٹا ضرور تھا لیکن اُسنے خود کو جوڑنا بھی شروع کر دیا تھا۔۔۔

لیکن زخم بڑھنے میں وقت تو لگتا ہے نا۔۔ بہت جلد دائس کی زندگی میں کوئی آنے والا تھا جس نے اُسکی رُوح کے ہر زخم کہ مندمل کرنا تھا۔۔۔

بابا مت جائیں ابھی۔۔۔ عید بھی آنے والی ہے اُس کے بعد چلے جایئے گا۔۔۔ کمیل نے اپنے بابا سے کہا جو جانے کو بلکل تیار کھڑے تھے

پچھلے ایک گھنٹے سے وہ یہی کہہ رہا تھا۔۔۔

کمیل عید میں تمہارے ساتھ ہی کروں گا کیا کبھی تمہارے بغیر عید منائی ہے میں نے جواب ایسے کروں گا

بہت جلد واپس آوں گا۔۔۔ یار پریشان تو مت ہو

بابا میں آپ کا انتظار کروں گا۔

انشاءاللہ جلد واپس آؤں گا۔۔۔

فی امان اللہ بابا جان۔۔۔

اُسے صحیح محسوس نہیں ہو رہا تھا اُس کا دل بے چین تھا۔۔۔ اُسنے بہت بوجھل دل کے ساتھ فرہاد صاحب کو رُخصت کیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

وقت کو آخر کیا منظور تھا؟

زندگی آزمائشوں کا سُمندر ہے۔۔۔ لیکن سید کُمیل حیدر کے حصے میں اب کونسی نئی آزمائش آنی تھی؟

(جاری ہے)

www.novelsclubb.com